Sociology & Cultural Research Review (SCRR)
Available Online: https://scrrjournal.com
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Commission System in the Contemporary Transportation Industry: Juristic Principles and Contemporary Applications

معاصر ٹرانسپورٹ انڈسٹری میں کمیشن کا نظام: فقہی اصول اور عملی اطلاقات

Muhammad kashif
M.Phil. Scholar, Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat
muhammedkashif552@gmail.com
Dr. Qazi Abdul Manan
Assistant Professor/Chairperson, Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat
dr.manan@kust.edu.pk
Mufti Attaullah
Lecturer, Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat
attaullah@kust.edu.pk

Abstract

Commission-based contracts have become an essential component of modern transport and logistics services. Freight brokerage, transport agencies, subcontracting, and digital transport platforms all operate through various commission-based arrangements. While these mechanisms facilitate commercial activities and improve operational efficiency, they also raise important Shariah concerns regarding agency, remuneration, transparency, disclosure, and the avoidance of fraud and uncertainty.

This study examines the Shariah status of commission-based contracts in the transport sector in the light of the Qur'an, Sunnah, classical Islamic jurisprudence, contemporary juristic opinions, and modern commercial practices. It analyses the legal nature of commission agreements and evaluates their application in various transport-related transactions.

The study argues that commission is fundamentally permissible when it is paid in return for a lawful service, its amount is clearly determined, all relevant parties are aware of it, and the transaction is free from deception, uncertainty, injustice, and unlawful conditions. However, secret commissions, deceptive brokerage practices, and commission arrangements involving concealment or unfair advantage are inconsistent with the principles of Islamic law.

The research concludes by offering practical recommendations for developing transparent, ethical, and Shariah-compliant commission practices within the contemporary transport industry, thereby promoting fairness, trust, and sustainable commercial relationships.

تعارف

عصر حاضر میں ٹرانسپورٹ اور لاجسٹکس کا شعبہ عالمی تجارت کا بنیادی ستون بن چکا ہے۔ اس شعبے میں بروکری، ایجنسی، فریٹ فارورڈنگ، آن لائن بکنگ پلیٹ فارمز، سب کنٹریکٹنگ اور لوڈ بروکری جیسے متعدد کاروباری ماڈلز کمیشن پر مبنی معاہدات کے ذریعے انجام پاتے ہیں۔ اگرچہ کمیشن کی بنیاد پر خدمات کی فراہمی تجارت میں سہولت اور کاروباری وسعت کا اہم ذریعہ ہے، لیکن اس کے ساتھ کئی شرعی اور اخلاقی مسائل بھی وابستہ ہیں، مثلاً کمیشن کی تعیین، خفیہ کمیشن، دوہرا کمیشن، اصل کرایہ کو مخفی رکھنا، دھوکہ، غرر اور امانت کی خلاف ورزی۔ ان مسائل کی وجہ سے کمیشن پر مبنی معاہدات کی شرعی حیثیت کا از سرِ نو جائزہ لینا ضروری ہو گیا ہے۔

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو عبادات کے ساتھ ساتھ معاشی اور تجارتی معاملات کے لیے بھی واضح اور متوازن اصول فراہم کرتا ہے۔ اسلامی شریعت نے تجارت کو جائز قرار دیتے ہوئے اس کی بنیاد عدل، امانت، دیانت، شفافیت اور باہمی رضامندی پر رکھی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ﴾۔ترجمہ: "اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے مت کھاو، مگر یہ کہ کوئی تجارت ہو جو تمہاری باہمی رضامندی سے ہو" اس آیت سے یہ اصول مستنبط ہوتا ہے کہ ہر وہ مالی معاملہ جو باہمی رضامندی دیانت اور جائز سبب پر مبنی ہو، شرعاً درست ہے۔

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے جائز تجارتی معاملات کی حوصلہ افزائی کی ہے، جبکہ ناجائز ذرائع سے مال حاصل کرنے کو ممنوع قرار دیا ہے ارشادِ ربانی ہے۔﴿وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾۔ اور اللہ نے خرید و فروخت کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام دیا ہے۔

کمیشن پر مبنی معاہدات بھی اسی عمومی اصول کے تحت آتے ہیں، اس لیے ان کی شرعی حیثیت کا تعین قرآن و سنت اور فقہی اصولوں کی روشنی میں کیا جانا ضروری ہے۔

موجودہ دور میں عالمی تجارت، صنعت اور لاجسٹکس کی تیز رفتار ترقی نے ٹرانسپورٹ کے شعبے کو غیر معمولی اہمیت دے دی ہے۔ ملکی اور بین الاقوامی تجارت کا بیشتر انحصار اسی نظام پر ہے، جہاں سامان کی ترسیل، گاڑیوں کی بکنگ، فریٹ مینجمنٹ، سب کنٹریکٹنگ اور لاجسٹک خدمات مختلف اداروں اور افراد کے ذریعے انجام دی جاتی ہیں۔ ان خدمات کی انجام دہی میں کمیشن پر مبنی معاہدات بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ ٹرانسپورٹ کمپنیاں، بروکرز، ایجنٹس، لوڈ بروکرز اور آن لائن پلیٹ فارمز مختلف خدمات کے عوض کمیشن وصول کرتے ہیں، جو موجودہ تجارتی نظام کا ایک لازمی حصہ بن چکا ہے۔

اگرچہ کمیشن کا اصول اسلامی فقہ میں بالکل نیا نہیں بلکہ اس کی بنیاد دلالی (سمساری)، وکالت، اجارہ اور جعالہ جیسے معروف فقہی عقود پر قائم ہے، تاہم جدید تجارتی ماحول میں اس کی عملی صورتیں نہایت متنوع ہو چکی ہیں۔ بالخصوص ٹرانسپورٹ سیکٹر میں ایسے کئی معاملات سامنے آئے ہیں جن میں کمیشن کی شرعی حیثیت اختلاف کا باعث بنتی ہے، مثلاً دوہرا کمیشن، خفیہ کمیشن، اصل کرایہ کو گاڑی مالک سے مخفی رکھنا، صرف کام دلوانے کے لیے بروکرز کو ادائیگی، آن لائن پلیٹ فارمز کی سروس فیس، اور مختلف واسطوں کے ذریعے متعدد کمیشن وصول کرنا۔ ان جدید صورتوں کے بارے میں عام تاجر، ٹرانسپورٹ کمپنیاں اور ایجنٹس اکثر شرعی رہنمائی کے محتاج ہوتے ہیں۔

> اس تحقیق میں کمیشن کے فقہی اصولوں کو عصر حاضر کے ٹرانسپورٹ نظام پر منطبق کرتے ہوئے مختلف عملی صورتوں کا شرعی تجزیہ کیا جائے گا، تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ کون سی صورتیں شریعت کے مطابق جائز ہیں، کن میں اصلاح کی ضرورت ہے، اور کن سے اجتناب ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسے اصول بھی پیش کیے جائیں گے جو ٹرانسپورٹ کے شعبے میں شفاف، منصفانہ اور شرعی تقاضوں سے ہم آہنگ کاروباری نظام کے قیام میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے تاجروں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ: كُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ، فَمَرَّ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ، فَقَالَ: "يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ، إِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلِفُ، فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ"

ترجمہ۔ حضرت قیس بن ابی غرزہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کو سمسار (دلال) کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا ۔ اے تاجرو! خرید و فروخت میں لغو باتیں اور قسمیں آ جاتی ہیں، اس لیے اپنے کاروبار کو صدقہ کے ذریعے پاک کیا کرو۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں تجارتی وساطت اور دلالی کا نظام موجود تھا، البتہ آپ ﷺ نے تاجروں کو دیانت، امانت اور اخلاقی ذمہ داری کی تلقین فرمائی۔ اسی طرح آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔ الْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِم

جس سے یہ اصول اخذ ہوتا ہے کہ جائز شرائط پر مبنی معاہدات کی پابندی لازم ہے۔ لہٰذا اگر کمیشن پہلے سے واضح ہو اور جائز خدمت کے عوض مقرر کیا جائے تو اصولی طور پر اس کی گنجائش موجود ہے۔

موجودہ دور میں ٹرانسپورٹ سیکٹر میں کمیشن کے متعدد نئے طریقے رائج ہو چکے ہیں، جن میں روایتی دلالی کے ساتھ فریٹ بروکری، آن لائن بکنگ پلیٹ فارمز، سب کنٹریکٹنگ اور لاجسٹک خدمات شامل ہیں۔ ان جدید صورتوں میں کمیشن کے جواز یا عدمِ جواز کا انحصار انہی شرعی اصولوں پر ہے جن کی بنیاد قرآن کریم، سنت نبوی ﷺ اور فقہ اسلامی نے فراہم کی ہے۔ اسی تناظر میں یہ تحقیق ٹرانسپورٹ نظام میں کمیشن پر مبنی معاہدات کا فقہی و تطبیقی جائزہ پیش کرتی ہے۔

کمیشن، وکالت، اجرت، جعالہ اور سمساری کا فقہی تصور

اسلامی شریعت میں مالی معاملات کی بنیاد عدل، امانت، شفافیت اور باہمی رضامندی پر رکھی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فقہ اسلامی نے تجارتی لین دین کی مختلف صورتوں کو واضح اصولوں کے تحت منظم کیا ہے، تاکہ فریقین کے حقوق محفوظ رہیں اور ظلم، استحصال، غرر اور نزاع سے بچا جا سکے۔ موجودہ دور میں رائج کمیشن پر مبنی معاہدات بھی

انہی فقہی عقود کی جدید تطبیق ہیں۔ اگرچہ "کمیشن" کی اصطلاح قدیم فقہی کتب میں نہیں ملتی، لیکن اس کی حقیقت فقہائے اسلام نے سمساری (دلالی)، وکالت، اجارہ اور جعالہ کے ابواب میں تفصیل سے بیان کی ہے۔

اسی طرح ارشادِ باری تعالیٰ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ

"اے ایمان والو! ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے مت کھاؤ، مگر یہ کہ باہمی رضامندی سے تجارت ہو۔"

اس آیت سے فقہاء نے یہ اصول اخذ کیا ہے کہ ہر وہ مالی معاوضہ جو جائز خدمت کے بدلے، باہمی رضامندی اور شفاف طریقے سے مقرر کیا جائے، شرعاً درست ہے۔

وکالت کا فقہی تصور

وکالت اسلامی فقہ کا ایک مستقل اور مشروع عقد ہے۔ لغوی اعتبار سے "وکالت" کے معنی سپردگی، اعتماد اور کسی کو اپنا قائم مقام بنانے کے ہیں، جبکہ اصطلاح میں اس سے مراد کسی شخص کو کسی جائز معاملے میں اپنا نائب مقرر کرنا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا﴾۔ ترجمہ: بے شک اللہ تمہیں حکم "دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں تک پہنچا

یہ آیت وکیل کی بنیادی ذمہ داری کو واضح کرتی ہے، کیونکہ وکیل اپنے موکل کا امین ہوتا ہے۔ اس پر لازم ہے کہ وہ موکل کے مفاد کو مقدم رکھے، معلومات کو دیانت داری سے پیش کرے اور کسی قسم کی خیانت یا دھوکہ نہ کرے۔

فقہائے احناف نے وکالت کو جائز قرار دیتے ہوئے بیان کیا ہے کہ انسان ہر معاملہ خود انجام نہیں دے سکتا، اس لیے نیابت کی اجازت انسانی ضرورت کے پیش نظر دی گئی ہے۔ موجودہ دور میں ٹرانسپورٹ ایجنسیاں، فریٹ فارورڈرز، بکنگ ایجنٹس اور لاجسٹک کمپنیاں اسی اصول پر کام کرتی ہیں۔

اجرت اور کمیشن کا تعلق

جب کوئی شخص کسی خدمت کے بدلے معاوضہ وصول کرتا ہے تو فقہی اصطلاح میں اسے **اجرت** کہا جاتا ہے، جبکہ اگر یہی معاوضہ کسی کامیاب سودا، بکنگ یا معاہدے کی تکمیل کے نتیجے میں مقرر ہو تو عرفِ تجارت میں اسے **کمیشن** کہا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ ۔ ترجمہ: مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔

یہ حدیث اس اصول کو بیان کرتی ہے کہ خدمت کے بدلے معاوضہ دینا شریعت کا مطلوب عمل ہے۔ جب ایجنٹ یا بروکر واقعی خدمت انجام دے تو اس کا معاوضہ بھی اسی اصول کے تحت مشروع ہو گا۔

فقہائے اسلام نے اجرت کے جواز کے لیے چند بنیادی شرائط ذکر کی ہیں:

خدمت معلوم ہو، معاوضہ معلوم ہو خدمت شرعاً جائز ہو، معاہدہ باہمی رضامندی سے ہو، غرر، دھوکہ اور جہالت نہ ہو۔ یہ تمام شرائط جدید کمیشن کے نظام پر بھی یکساں طور پر لاگو ہوتی ہیں۔

جعالہ اور کمیشن

جعالہ ایسا عقد ہے جس میں کسی مخصوص نتیجے کے حصول پر معاوضہ مقرر کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر کوئی شخص اعلان کرے کہ "جو میرے لیے فلاں گاڑی کا لوڈ حاصل کرے گا، اسے پچاس ہزار روپے کمیشن دیا جائے گا۔"

یہ معاملہ فقہی اعتبار سے جعالہ کے زیادہ قریب ہے۔

قرآن کریم میں حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعے میں ارشاد ہوتا ہے۔﴿وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ﴾

"جو شخص وہ پیمانہ لے آئے گا، اس کے لیے ایک اونٹ کا بوجھ انعام ہو گا، اور میں اس کا ضامن ہوں۔"

فقہاء نے اس آیت سے جعالہ کے جواز پر استدلال کیا ہے، کیونکہ یہاں ایک متعین نتیجے پر انعام مقرر کیا گیا تھا۔

ٹرانسپورٹ سیکٹر میں کسی مخصوص کارگو، کنٹریکٹ یا گاہک کے حصول پر دیا جانے والا کمیشن اکثر اسی اصول کے تحت آتا ہے۔

سمساری (دلالی) اور کمیشن

جدید کمیشن کی سب سے زیادہ مشابہ فقہی اصطلاح **سمساری یا دلالی** ہے۔ سمسار وہ شخص ہوتا ہے جو دو فریقوں کے درمیان رابطہ قائم کر کے معاملہ طے کراتا ہے۔

حضرت قیس بن ابی غرزہؓ بیان کرتے ہیں۔ كُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ، فَمَرَّ بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سمسار کہنے کے بجائے "تاجر" فرمایا اور خرید و فروخت میں دیانت اور صدقہ کی تلقین فرمائی۔

اس حدیث سے فقہاء نے استدلال کیا ہے کہ اصل دلالی ممنوع نہیں بلکہ جائز پیشہ ہے، البتہ اس میں جھوٹ، خیانت، دھوکہ اور ناجائز ذرائع سے اجتناب ضروری ہے۔

اسی بنا پر فقہائے احناف، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ نے اصولی طور پر سمساری کو جائز قرار دیا ہے، بشرطیکہ اجرت معلوم ہو اور معاملہ جائز ہو۔

ٹرانسپورٹ سیکٹر پر تطبیق

موجودہ دور میں ٹرانسپورٹ سیکٹر میں کمیشن کی متعدد صورتیں رائج ہیں، جن میں گاڑی کی بکنگ، سامان کی ترسیل، لوڈ بروکری، فریٹ فارورڈنگ، سب کنٹریکٹنگ اور آن لائن پلیٹ فارمز شامل ہیں۔ ان تمام معاملات کی فقہی حیثیت ایک جیسی نہیں، بلکہ ہر معاملہ اپنی حقیقت کے اعتبار سے وکالت، اجارہ، جعالہ یا سمساری میں سے کسی ایک عقد کے قریب ہوتا ہے۔

اگر ایجنٹ صرف نمائندگی کر رہا ہو تو وکالت کے احکام لاگو ہوں گے، اگر متعین خدمت کے بدلے معاوضہ مقرر ہو تو اجارہ کا حکم ہوگا، اگر کامیاب نتیجہ شرط ہو تو جعالہ کا اطلاق ہوگا، اور اگر صرف خریدار اور فروخت کنندہ یا کمپنی اور گاڑی مالک کے درمیان رابطہ قائم کیا جا رہا ہو تو یہ سمساری کے احکام کے تحت آئے گا۔

اسی بنیاد پر کمیشن کی شرعی حیثیت کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اگر خدمت حقیقی ہو، کمیشن معلوم ہو، تمام متعلقہ فریق اس سے آگاہ ہوں اور معاملہ دھوکہ، خیانت، رشوت، غرر اور ظلم سے پاک ہو تو ایسا کمیشن شرعاً جائز ہوگا۔ لیکن اگر کمیشن کو مخفی رکھا جائے، کسی فریق کو نقصان پہنچایا جائے یا ناجائز ذرائع اختیار کیے جائیں تو ایسا کمیشن شریعت کے مقاصدِ عدل و امانت کے خلاف ہوگا۔

معاصر ٹرانسپورٹ نظام میں کمیشن کی عملی صورتیں اور ان کی شرعی حیثیت

اسلامی شریعت نے مالی معاملات میں وسعت اور آسانی کو ملحوظ رکھا ہے، بشرطیکہ معاملات دیانت، شفافیت اور باہمی رضامندی پر مبنی ہوں۔ کمیشن (Commission) بھی عصر حاضر کے اہم تجارتی معاملات میں سے ایک ہے، جس کی بنیاد کسی خدمت، دلالی، وکالت یا واسطہ بننے پر ہوتی ہے۔ اگر کمیشن کی مقدار، نوعیت اور شرائط پہلے سے معلوم ہوں اور اس میں دھوکہ، خیانت یا ظلم نہ ہو تو اصولی طور پر یہ جائز ہے۔

(Adda System) کا کمیشن پاکستان میں ٹرانسپورٹ اڈوں

پاکستان میں مسافر اور مال بردار ٹرانسپورٹ کے شعبے میں اڈہ سسٹم کئی دہائیوں سے رائج ہے۔ اڈہ منشی یا اڈہ انتظامیہ گاڑیوں کو سواری یا مال فراہم کرتی ہے، روانگی کا شیڈول بناتی ہے، بکنگ کرتی ہے اور دیگر انتظامی خدمات انجام دیتی ہے۔ اس خدمت کے بدلے وہ گاڑی مالک یا ڈرائیور سے متعین رقم یا کرائے کا ایک مخصوص حصہ بطور کمیشن وصول کرتی ہے۔

اگر یہ کمیشن پہلے سے معلوم ہو، عرف کے مطابق متعین ہو اور تمام فریق اس پر رضامند ہوں تو یہ اجارہ یا وکالت بالاجر کی صورت ہے، جو شرعاً جائز ہے۔ البتہ اگر اڈہ منشی کسی ایک فریق سے خفیہ کمیشن وصول کرے، کرایہ چھپا کر اضافی رقم لے یا دھوکہ دہی سے ناجائز منفعت حاصل کرے تو یہ **تدلیس**، خیانت اور اکل مال بالباطل میں داخل ہوگا، جو ناجائز ہے۔

اسی طرح بعض ڈرائیوروں کا مخصوص ہوٹل سے مفت کھانا، چائے یا دیگر سہولیات حاصل کرنا بذاتِ خود ناجائز نہیں، بلکہ اس کا حکم معاملے کی نوعیت پر موقوف ہے۔ اگر یہ سہولت جائز خدمات کے عوض ہو، مسافروں کے مفاد کو نقصان نہ پہنچے، اور کسی قسم کی خیانت، دھوکہ یا تدلیس نہ ہو تو یہ جائز کمیشن یا ہدیہ شمار ہوگا۔ البتہ اگر ذاتی منفعت کی خاطر مسافروں کو نقصان پہنچایا جائے یا آجر کی اجازت کے بغیر خفیہ مراعات حاصل کی جائیں تو یہ شرعاً ناجائز ہوگا۔ اس لیے اس قسم کے معاملات میں امانت، شفافیت اور خیر خواہی کو بنیادی اصول قرار دیا جائے گا۔

خلاصۂ حکم۔

مخصوص (پرائیویٹ) ٹرانسپورٹ اڈوں میں کمیشن وصول کرنا اصولی طور پر جائز ہے، بشرطیکہ وہ حقیقی خدمت کے عوض ہو، کمیشن معلوم ہو، فریقین کی رضامندی موجود ہو، اور اس میں دھوکہ، خیانت، خفیہ کمیشن یا کسی فریق کے حق کی پامالی نہ پائی جائے۔ بصورتِ دیگر ایسا کمیشن شرعاً ناجائز ہوگا اور اس سے اجتناب لازم ہے۔

دلائل۔

السِّمْسَارُ إِذَا عَمِلَ لِغَيْرِهِ بِأَمْرِهِ فَلَهُ أُجْرَةُ الْمِثْلِ إِنْ لَمْ تُسَمَّ لَهُ أُجْرَةٌ

ترجمہ۔" اگر دلال کسی کے حکم سے اس کا کام انجام دے اور اجرت پہلے سے متعین نہ کی گئی ہو تو وہ عرف کے مطابق اجرت کا مستحق ہوگا۔" اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ دلال یا بروکر کی خدمت شرعاً معتبر ہے اور وہ اپنی خدمت کے عوض اجرت کا مستحق ہے۔

الأصل في الإجارات الجواز؛ لأنها حاجة الناس

ترجمہ۔" اجارہ کے معاملات میں اصل جواز ہے، کیونکہ لوگوں کو ان کی ضرورت ہوتی ہے۔

استدلال: چونکہ ٹرانسپورٹ اڈے کی خدمات بھی اجارہ اور خدمات کے دائرے میں آتی ہیں، اس لیے اصل حکم جواز ہے، بشرطیکہ شرعی موانع موجود نہ ہوں۔

المعروف عرفاً كالمشروط شرطاً.

ترجمہ۔ جو چیز صحیح عرف میں معروف ہو، وہ گویا معاہدے میں مذکور شرط کے قائم مقام ہوتی ہے۔

اگر کسی علاقے میں پرائیویٹ اڈے کا معلوم اور شفاف کمیشن عرفِ صحیح بن چکا ہو اور فریقین اس سے آگاہ ہوں تو اس کی بنیاد پر کمیشن لینا جائز ہوگا۔ یہ قاعدہ ٹرانسپورٹ انڈسٹری کے کمیشن سسٹم پر پوری طرح منطبق ہوتا ہے، کیونکہ کمیشن کی شرح اکثر تجارتی عرف کے مطابق متعین ہوتی ہے۔

آن لائن ٹرانسپورٹ پلیٹ فارمز میں کمیشن

کریم، ینگو اور دیگر آن لائن پلیٹ فارمز ڈرائیور اور مسافر کے درمیان رابطہ قائم کرتے ہیں اور ہر سفر پر متعین فیصد کمیشن وصول کرتے ہیں۔ یہ کمیشن پلیٹ فارم کی فراہم کردہ خدمات، جیسے بکنگ، ادائیگی، تکنیکی معاونت اور کسٹمر سپورٹ کے عوض ہوتا ہے۔

اگر کمیشن کی شرح، انتظار کے چارجز، منسوخی کی فیس اور دیگر تمام شرائط پہلے سے واضح ہوں تو یہ کمیشن جائز ہوگا، کیونکہ یہ معلوم خدمت کے بدلے اجرت ہے۔

لیکن اگر کرایہ یا کمیشن میں ابہام، دھوکہ، خفیہ کٹوتی یا یکطرفہ غیر منصفانہ تبدیلی ہو تو یہ غرر اور ظلم کے سبب ناجائز ہوگا۔

جامعہ عثمانیہ کی مجلسِ فقہی کے مطابق اگر کوئی شخص یا ادارہ کسی ایک فرد کے ساتھ مخصوص نہ ہو بلکہ عام لوگوں کو اپنی خدمات فراہم کرے تو فقہی اصطلاح میں اسے اجیر مشترک کہا جاتا ہے۔ کریم (Careem) کمپنی چونکہ اپنے سافٹ ویئر کے ذریعے عام صارفین کو سفری سہولت مہیا کرتی ہے، اس لیے اس کی حیثیت اجیر مشترک کی ہے۔ ڈرائیور اور کمپنی کے درمیان باقاعدہ معاہدہ ہوتا ہے، جس کے تحت کمپنی سواری فراہم کرتی ہے اور اس خدمت کے عوض کرایہ میں سے پہلے سے طے شدہ شرح کے مطابق کمیشن وصول کرتی ہے۔ چونکہ یہ کمیشن فریقین کی رضامندی سے مقرر ہوتا ہے، اس لیے اس کا لینا شرعاً جائز ہے، جبکہ باقی کرایہ گاڑی کے مالک یا ڈرائیور کا حق ہوتا ہے۔ مجلس فقہی نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ اگر معاہدے میں کوئی ایسی شرط شامل ہو جو شریعت کے مسلمہ اصولوں کے خلاف ہو تو ایسی شرط واجب العمل نہیں ہوگی، کیونکہ معتبر وہی شرط ہے جو شریعت کے مطابق ہو اسی بنیاد پر مجلسِ فقہی نے یہ فیصلہ دیا کہ کریم کمپنی کے ساتھ اس کی مقررہ شرائط کے مطابق گاڑی چلانا اور کمپنی کا متعین کمیشن وصول کرنا شرعاً جائز ہے، البتہ معاہدے میں شامل غیر شرعی شرائط کی پابندی لازم نہیں ہوگی۔ مختصر کردیں

متحدہ عرب امارات میں چھوٹی ٹرانسپورٹ کمپنیوں کا کمیشن

متحدہ عرب امارات میں بڑی کمپنیاں اپنے سرکاری اور نجی منصوبوں کا ایک حصہ چھوٹی ٹرانسپورٹ کمپنیوں یا گاڑی مالکان کو سب کنٹریکٹ کی صورت میں دیتی ہیں۔ اس نظام میں بڑی کمپنی اپنا منافع اور انتظامی کمیشن رکھتی ہے، جبکہ چھوٹی کمپنی گاڑی مالک سے ماہانہ، یومیہ یا فی گھنٹہ کمیشن وصول کرتی ہے۔ بعض اوقات اوور ٹائم، آپریٹنگ نمبر، WPS، سرکاری رجسٹریشن اور دیگر انتظامی خدمات کے عوض بھی الگ فیس وصول کی جاتی ہے۔ اگر یہ تمام شرائط معاہدے میں واضح ہوں اور دونوں فریق رضامند ہوں تو یہ معاملہ اجارہ اور وکالت بالاجر کے اصولوں کے مطابق جائز ہوگا۔

ان لوڈنگ میں تاخیر پر بلاوجہ جرمانہ، اصل نقصان سے زائد رقم وصول کرنا، خفیہ کمیشن لینا یا معاہدے کے بعد نئی کٹوتیاں نافذ کرنا شرعاً درست نہیں۔ اگر تاخیر سے واقعی مالی نقصان پیدا ہو تو صرف حقیقی نقصان کی حد تک تلافی کی گنجائش ہوگی، اس سے زیادہ رقم لینا جائز نہیں۔ فقہی قاعدہ ہے۔ من أتلف شيئاً لغيره لزمه ضمانه ۔ یعنی جس نے کسی کا مال یا منفعت ضائع کی اس پر ضمان لازم ہے۔

خفیہ کمیشن (Secret Commission)۔

بعض اوقات کسی کمپنی کا ملازم یا بروکر اصل کمپنی کو اطلاع دیے بغیر دوسری طرف سے خفیہ کمیشن وصول کرتا ہے تاکہ کنٹریکٹ اسی کو دیا جائے۔ یہ صورت شرعاً ناجائز ہے، کیونکہ اس میں خیانت، رشوت اور امانت میں بددیانتی شامل ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

"جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔"

سالانہ آپریٹنگ نمبر فیس

بعض ٹرانسپورٹ کمپنیاں گاڑی مالکان سے کمپنی کے آپریٹنگ نمبر، سرکاری ریکارڈ، دستاویزات کی تجدید، سسٹم اپ ڈیٹ اور انتظامی خدمات کے عوض سالانہ فیس وصول کرتی ہیں۔

اگر یہ فیس واقعی فراہم کی جانے والی خدمات کے بدلے ہو، مقدار معلوم ہو اور معاہدہ واضح ہو تو شرعاً جائز ہے، کیونکہ یہ خدمات کے بدلے اجرت ہے، نہ کہ سود یا ناجائز اضافہ۔

خلاصہ۔

تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ شریعت اسلامیہ کمیشن کو بذاتِ خود ناجائز قرار نہیں دیتی، بلکہ اس کی مشروعیت کا انحصار معاہدے کی نوعیت، شفافیت، رضامندی، حقیقی خدمت اور امانت داری پر ہے۔ جہاں کمیشن خدمت کے عوض، واضح شرائط اور باہمی رضامندی کے ساتھ ہو، وہاں وہ جائز ہے، جبکہ خفیہ کمیشن، رشوت، دھوکہ، خیانت اور ظلم پر مبنی تمام صورتیں شرعاً ممنوع ہیں۔ جدید ٹرانسپورٹ سیکٹر میں اسلامی فقہی اصولوں کی روشنی میں معاہدات کو منظم کرنا نہ صرف شرعی تقاضا ہے بلکہ کاروباری اعتماد، معاشی استحکام اور عدل و انصاف کے فروغ کے لیے بھی ناگزیر ہے۔

نتائج تحقیق

اس تحقیق کے مطالعہ سے درج ذیل اہم نتائج سامنے آئے:

- شریعتِ اسلامیہ میں کمیشن پر مبنی معاہدات کی اصل **اباحت** ہے، بشرطیکہ وہ قرآن و سنت اور فقہی اصولوں کے مطابق ہوں۔
- ٹرانسپورٹ کے شعبے میں کمیشن کا نظام عموماً وکالت بالاجر یا اجارہ علی الخدمات کے اصولوں کے تحت آتا ہے، لہٰذا حقیقی خدمات کے عوض کمیشن لینا جائز ہے۔
- اگر کمیشن کی مقدار، طریقۂ ادائیگی اور معاہدے کی تمام شرائط پہلے سے واضح ہوں تو اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں۔
- خفیہ کمیشن، رشوت، دھوکہ، خیانت، جعلی بلنگ اور کسی فریق کو نقصان پہنچا کر حاصل کیا گیا کمیشن ناجائز اور حرام ہے۔
- پاکستان کے ٹرانسپورٹ اڈوں، فوڈ ڈیلیوری پلیٹ فارمز اور آن لائن ٹرانسپورٹ کمپنیوں میں رائج کمیشن کے بیشتر جائز طریقے فقہی اصولوں کے مطابق ہیں، جبکہ بعض عملی صورتوں میں اصلاح کی ضرورت ہے۔
- متحدہ عرب امارات میں چھوٹی ٹرانسپورٹ کمپنیوں کی جانب سے انتظامی خدمات، حکومتی کارروائی، آپریٹنگ نمبر، دستاویزات کی تجدید اور سسٹم مینجمنٹ کے عوض وصول کی جانے والی فیس، اگر حقیقی خدمات کے بدلے اور واضح معاہدے کے مطابق ہو، تو شرعاً جائز قرار دی جا سکتی ہے۔
- جدید تجارتی اور ٹرانسپورٹ نظام میں فقہی اصولوں کا درست اطلاق اسلامی معاشی نظام کو مزید شفاف، عادلانہ اور قابلِ اعتماد بنا سکتا ہے۔

سفارشات

مندرجہ ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں

- تمام کمیشن پر مبنی معاہدے تحریری صورت میں مرتب کیے جائیں اور ان کی تمام شرائط واضح ہوں۔
- کمیشن کی شرح، ادائیگی کا طریقہ اور ذمہ داریوں کی وضاحت معاہدے میں لازماً درج کی جائے۔
- ٹرانسپورٹ کمپنیوں اور ایجنسیوں کو چاہیے کہ خفیہ کمیشن، رشوت اور غیر شفاف مالی معاملات سے مکمل اجتناب کریں۔
- اسلامی مالیات اور فقہ معاملات کے ماہرین کو چاہیے کہ جدید ٹرانسپورٹ اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے مسائل پر مزید تحقیقی کام کریں۔
- سرکاری اداروں اور نجی کمپنیوں میں ایسے ضوابط وضع کیے جائیں جو شفافیت، امانت داری اور عدل کو فروغ دیں۔
- جامعات اور دینی تحقیقی اداروں میں جدید تجارتی معاہدات خصوصاً ٹرانسپورٹ سیکٹر کے شرعی پہلوؤں پر مزید تحقیقی منصوبوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

مصادرو مراجع

1۔القرآن الکریم۔

2۔الصحیح البخاری۔ محمد بن اسماعیل البخاری۔قدیمی کتب خانہ کراچی۔1970ء

3۔الصحیح المسلم،ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیشابوری۔داراحیاءالتراث العربی بیروت۔1991ء

4۔سنن ابی داود۔ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی۔ایچ ایم سعید کراچی۔1994ء

ترتیب الشرائع۔علاءالدین ابو بکر بن مسعود الکاسانی۔دارالکتب العلمیہ بیروت۔2003ء 5۔بدائع الصنائع فی

۔6۔مجلۃالاحکام العدلیۃ،لجنۃ مولفۃ برئاسۃ احمد جودت پاشا۔دارالفکر بیروت۔1990ء

7۔شرح القواعد الفقہیہ۔احمد الزرقاء۔دارالقلم دمشق۔1989ء

8۔فتاویٰ مجلس فقہی۔العصر اکیڈمی۔2024

9۔کتاب کمیشن اور بروکری کے احکام۔مصنف۔مفتی احمد اللہ نثار قاسمی۔کتب خانہ نعیمیہ دیوبند۔2015ء

SCRR